السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرا شوہر بیمار ہوگیا تو میں نے نذر مانی کہ اگر اسے شفا ہوگئی تو میں ایک سال روزے رکھوں گی۔ اب وہ بحمد اللہ شفایاب ہوگیا ہے، مگر میں بیمار ہوں۔ ڈاکٹر نے روزے رکھنے سے منع کیا ہے۔ میں نے ڈاکٹر کو نصیحت کے باوجود کئی بار کوشش کی ہے مگر نہیں رکھ سکی تو کیا میں ان روزوں کے بدلے نقد کفارہ دے دوں؟ اور کیا یہ رقم میں اپنے کسی قریبی کو جو محتاج ہو دے سکتی ہوں؟ اور کیا اگر ممکن ہو تو میں ہر ہفتے میں دو روزے رکھ لیا کروں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ ''جس نے اللہ کی اطاعت کی نذر مانی ہو اسے وہ اطاعت کا کام کرنا چاہیئے۔'' (صحیح بخاري، کتاب الایمان والنذور، باب النذر فی الطاعة، حدیث: 6696۔ سنن ابی داوَد، کتاب الایمان والنذور، باب ماجاء فی النذر فی المعصیة، حدیث: 3289، وسنن الترمذي، کتاب النذور والایمان، باب من نذر ان یطیع اللہ فلیطعه، حدیث: 1526۔ سنن النسائی، کتاب الایمان والنذور، باب النذر فی الطاعة، حدیث: 3806) سنن ابن ماجہ (2126)۔) آپ نے جو نذر مانی ہے کہ ایک سال کے روزے رکھوں گی، اور "سال" غیر معین ہے، تو چونکہ ڈاکٹر نے تمہیں فی الحال روزے رکھنے سے منع کیا ہے تو یہ روزے تمہارے ذمے رہیں گے۔ جب یہ مانع دور ہو جائے اور طاقت بحال ہو تو آپ اپنی نذر کے یہ روزے رکھنے پڑیں گے۔ لہذا انتظار کریں حتیٰ کہ شفایابی کے بعد یہ روزے رکھ سکیں، کیونکہ نذر کا سال معین نہیں کیا گیا ہے۔ جس سال بھی آپ روزے رکھیں گی صحیح ہوں گے۔ اور یہ درست نہیں کہ ہفتے میں دو دن روزے رکھیں۔ کیونکہ تم نے ایک سال کی نذر مانی ہے۔ جس کے معنی ہیں بارہ مہینے متواتر روزے رکھنا۔ اگر سال معین ہوتا اور یہ عارض ہوتا تو طاقت بحال ہونے پر آپ اس کی قضا دینی پڑتی۔

اور نذر کے متعلق جاننا چاہیئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:

''نذر کوئی خیر نہیں لاتی، بلکہ اس کے ذریعے سے بخیل سے (مال وغیرہ) نکالا جاتا ہے۔'' (صحیح البخاري، کتاب القدر، باب القاء النذر العبد الی القدر، حدیث: 6608۔ صحیح مسلم، کتاب النذر، باب النھی عن النذر وانہ لا یرد شیئا، حدیث: 1639 وسنن النسائی، کتاب الایمان والنذور، باب النھی عن النذر، حدیث: 3801۔ مسند احمد بن حنبل: 86/2، حدیث: 5592۔)

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر ماننے سے منع فرمایا ہے۔ کیونکہ آدمی اس سے مشقت میں پڑتا ہے یا اس نذر کو پورا نہیں کر سکتا ہے۔ لیکن جب یہ مان لی ہو تو اس کا پورا کرنا واجب ہوتا ہے، بشرطیکہ وہ کام اطاعت کا ہو۔ اور اللہ عزوجل نے اپنی نذروں کو پوری کرنے والے مومنین کی مدح فرمائی ہے:

يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا 7 ... سورة الدھر

''یہ لوگ اپنی نذریں پوری کرتے اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کا شر پھیل جانے والا ہے۔''

اور فرمایا:

وَمَا أَنفَقْتُم مِّن نَّفَقَةٍ أَوْ نَذَرْتُم مِّن نَّذْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُهُ ... 270 ... سورة البقرة

''جو کچھ بھی تم خرچ کرتے ہو یا کوئی نذر مانتے ہو تو اللہ اسے جانتا ہے۔''

اور فرمایا:

وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ ... 29 ... سورة الحج

''اور چاہیئے کہ (حاجی) اپنی نذریں پوری کریں۔''

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

(مَن نَذَرَ أَن يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِعْهُ)

''جس نے نذر مانی ہو کہ اللہ کی اطاعت کرے گا تو اسے اللہ کی اطاعت کرنی چاہیئے۔'' (صحیح بخاري، کتاب الایمان والنذور، باب النذر فی الطاعة، حدیث: 6696۔ سنن ابی داوَد، کتاب الایمان والنذور، باب ماجاء فی النذر فی

المعصية، حديث: 3289، وسنن الترمذي، كتاب النذور والايمان، باب من نذران يطيع الله فليطعه، حديث: 1526۔ سنن النسائی، كتاب الايمان والنذور، باب النذر فی الطاعة، حديث: 3806۔)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 876

محدث فتویٰ